تفسیر القرآن کا اشتہار

(تیسری بار)

یہ اشتہار دو دفعہ اس سے پہلے شائع ہوا تو بہت سی درخواستیں خریداری تفسیر کی بابت وصول ہوئیں۔ مگر خاکسار ایک اور کام میں (جسکا ذکر اس جلد کے صفحہ ۹۴ میں ہوا ہے) رک گیا۔ اور تفسیر کیجا معمولی رسالہ بھی بند ہوگیا تو اس سے شائقین کو مایوسی ہوئی اور ان کا شوق دب گیا۔ اب خدا کے فضل سے رسالہ پھر جاری ہوا ہے تو ان کے شوق کو تازہ کرنیکے لئے سہ بارہ اشتہار جاری کرنا ضروری معلوم ہوا۔

ہر چند اس زمانہ تک تفسیریں بہت لکھی جاچکی ہیں اور اب بھی لکھی جارہی ہیں۔ مگر ہر شخص کا مذاق و طرز تحقیق جداگانہ ہوتا ہے۔ اور ایک قسم کا مذاق و طرز تحقیق دوسرے سے مستغنی نہیں کرتا۔ ہماری تفسیر میں ایسے امور ذیل کا لحاظ ہوگا جسکا مجموعہ کسی پہلی تفسیر میں نہیں دیکھا گیا۔

اوّل۔ تفسیر بالماثور یعنی جن آیات قرآن کی آنحضرت و صحابہ و تابعین سے تفسیر منقول ہے انکی تفسیر میں انکے اقوال کو پیش کرنا۔

دوم۔ تطبیق منقول بالمعقول۔ یعنی جہانتک ممکن ہو تفسیر ماثور کا عقل و علوم جدیدہ سے توافق ظاہر کرنا۔ اس طور پر کہ منقول تابع معقول ہو جیسا کہ اس وقت نئی روشنی والے کر رہے ہیں بلکہ ایسے طور پر کہ عقل جو شاگرد ہے الہامی نقل کی جو استاد ہے تابع ہو۔

سوم۔ پہلے مفسرین کی تفریط کا جبر نقصان یعنے جن مفسرین نے صحیح مرویات کو چھوڑ کر غیر صحیح روایتوں سے قرآن کی تفسیر کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے۔ انکی نقصان کو اسلام سے اٹھانا اور ان غیر صحیح روایات کا ضعف ظاہر کرنا۔

چہارم۔ نئی روشنی والے مفسرین کی افراط کا بیان اور اظہار بطلان یعنے جو اس وقت کے مدعیان تہذیب اخلاق ایمان اسلام قرآن کو فلسفہ یورپ کے تابع کر رہے ہیں۔ ان کی فعل و تصرف کو بیان کر کے اسکا بطلان ظاہر کرنا۔

پنجم۔ تعلیمات و بیانات قرآن کا تعلیمات و بیانات موجودہ توریت و انجیل سے مقابلہ و موازنہ کرنا پھر جہاں تخالف ہو وہاں تعلیم و بیان قرآن کو ترجیح دینا اور جہاں توافق ہو وہاں اس امر کا ثبوت بہم پہنچانا کہ اس توافق میں قرآن ان کتابوں کا استاد ہے شاگرد نہیں ہے انکی تصدیق میں محقق ہے مقلد نہیں ہے۔

ششم۔ قرآنی تعلیمات و احکام و اعتقادات کے عقلی اسرار بیان کرنا جس سے ثابت ہو کہ قرآن کی تعلیمات معجزہ ہیں اور وہ تعلیمات قرآن کی منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہیں۔

ہفتم - قرآن کے احکام علمیہ فقہیہ و مسائل اعتقادیہ کا سنت کے مطابق بیان اور اسکے ساتھ مختصر بیان مذاہب مجتہدین اعیان -

ان امور ہفتگانہ کی مجموعی ہیئت و حیثیت کی نظر سے یہ تفسیر انشاء اللہ تعالےٰ اپنی نظیر آپ ہی ہوگی - کیونکہ اس سے پہلے کوئی تفسیر جو اس مجموعہ امور کی متضمن و ملتزم ہو دیکھی نہیں جاتی -

ان امور ہفتگانہ کے علاوہ قرآن کریم کی عربیت و فصاحت و بلاغت وغیرہ اوصاف اور انکے متعلق علوم کا بیان بھی ہوگا - مگر نہ ہر جگہ اور ہر ایک آیۃ کی تفسیر میں - بلکہ موقعہ ضرورت و محل اختلاف میں -

اس مبارک کام کے متعلق اخوان دین و انصار و اعوان سنت سید المرسلین سے یہ مشورہ لیا جاتا ہے کہ اس مضمون تفسیر القرآن کو ہم معمولی رسالہ اشاعۃ السنۃ کی کسی حصہ میں درج کریں یا اسکے واسطے رسالہ سے علیحدہ ماہوار اوراق تجویز کریں - بصورت تجویز علیحدگی اس تفسیر کے خواہاں و خریداران کون کون احباب ہیں؟ کافی تعداد کی درخواستیں آگئیں تو تفسیر رسالہ سے علیحدہ شائع ہوگی ورنہ رسالہ ہی کے نصف یا کسی قدر حصہ میں اسکی اشاعت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ قیمت کا تصفیہ خریداران کی کثرت و قلت پر موقوف ہے جسقدر خریداران کی کثرت ہوگی اسیقدر قیمت میں تخفیف ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ -

اور خاصکر علماء وقت سے یہ مشورہ لیا جاتا ہے کہ اس تفسیر کی نسبت وہ اپنی رائے ظاہر کریں انکے نزدیک ایسی تفسیر کی ضرورت ہے یا نہیں - اگر ہے تو کیا یہ ضرورت کسی تفسیر نے پوری کردی ہے یا نہیں - اگر کردی ہے تو جو صاحب اس امر کے مدعی ہوں وہ مجھے اس تفسیر کا نام بتاویں تاکہ میں اپنے ارادہ کو ملتوی کرون اور تحصیل حاصل کی تکلیف نہ اٹھاؤں اور اگر کسی تفسیر نے یہ ضرورت پوری نہیں کی تو حضرات علماء اور دیگر اشخاص ناظرین کتب عہد قدیم و جدید و نوجوانان انگریزی خوان صاحب حمیت اسلام و ایمان اس تفسیر کے لکھنے میں خاکسار کو مدد دیں -

حضرات علماء قدیم تفاسیر قیمتاً خواہ عاریتاً بہم پہنچائیں - اور مضامین سے مدد دیں - ناظرین عہد قدیم و جدید توراۃ و انجیل کے احکام جو احکام قرآن سے موازنہ کے لائق ہیں ان کتابوں سے نکالکر پیش کرین - انگریزی خوان نوجوان سائنس وغیرہ کے وہ مسائل جن کو مخالف قرآن سمجھا جاتا ہے انتخاب کرکے پیش کریں - یہ سبھی کام ایک شخص کے ذمہ رہینگے تو اسکو بہت سی مشکلات پیش آئینگی اور اگر جماعت ملکر یہ کام کریگی تو آسانی ہوگی واللہ الموفق للتحقیق والسداد +

کیا چکڑالویت - مرزائیت اور نیچریت وغیرہ مذہب اہل حدیث کی شاخیں ہیں؟!

پنجاب و ہندوستان میں نئے فرقے - نیچری - مرزائی - چکڑالوی - پیدا ہوئے - تو قدیم فرقہ اہلحدیث[1]

[1] اہل حدیث - اہل سنت والجماعت کا ایک قدیم فرقہ ہے جیسے حنفی شافعی وغیرہ مذاہب ربعہ ان مذاہب کی پرانی کتابون میں اس فرقہ کا ذکر موجود ہے - پہلی اور دوسری صدی میں تو یہ اہل ظواہر کہلاتے تھے - تیسری صدی میں اہل حدیث کے نام سے مشہور ہوئے اسباب میں اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۸ میں ایک مضمون بعنوان "اہل حدیث قدیم ہیں نہ جدید" شائع ہو چکا ہے جس میں اس فرقہ کے قدیم ہونے کا کافی ثبوت دیا گیا ہے - اور اس میں ایک نقشہ درج کیا گیا ہے جس میں تیسری صدی سے بارہویں صدی تک کے اعیان اہل حدیث کا ذکر ہے - طالب شائق اسکو ملاحظہ کرے +

رست
اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردۂ تست ؎ اور کہا سے حریفوں نے بیچارہ اہل حدیث کو الزام دینا شروع کیا۔ وہ کہتے ہیں نیچری مذہب نکلا تو اس مذہب کو انہی لوگوں نے قبول کیا جو اہل حدیث کہلاتے ہیں۔ اور بانی مذہب سرسیّد خود بھی اہل حدیث کہلاتا تھا۔

قادیان میں مرزا پیدا ہوا تو اس کو بھی اہلحدیث کے مولوی حکیم نور الدین بھیروی جمونی۔ اور مولوی احسن امروہی بھوپالی نے ویلکم یا لبیک کہا۔

چکڑالوی مذہب نے مسجد چینیا نوالی لاہور میں جو اہل حدیث کی مسجد ہے جنم لیا ہے۔ اور چٹو و محکم الدین وغیرہ کے (جو اہلحدیث کہلاتے تھے) گود میں نشو و نما پایا۔ اور یہی مسجد بانی مذہب چکڑالوی کا ہیڈ کوارٹر بنایا گیا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ مذاہب مذہب اہل حدیث کی شاخیں ہیں۔

اس الزام اور سوال مندرجہ عنوان کے جواب میں ہم بڑے دعوے اور بہت زور سے کہتے ہیں کہ یہ مذاہب باطلہ مذہب اہل حدیث کی شاخیں ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کچھ تو پرانے مبتدعین۔ معتزلہ۔ خوارج وغیرہ سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اور کچھ یورپ کے ملاحدہ سے لئے گئے ہیں۔ اور ان مذاہب کو ہندوستان و پنجاب کے جن لوگوں نے قبول کیا ہے۔ اُن میں درحقیقت ایک شخص بھی اہل حدیث نہ تھا۔ اگر کسی کو اہل حدیث ہونے کا دعوے تھا۔ تو صرف زبانی یا برائے نام تھا۔ جو آخر چھوٹ گیا۔ اور اب چھوٹتا جا رہا ہے۔

مذہب اہل حدیث ایک اثری اور سلفی مذہب ہے جس کا اصل اصول پیروی و اتباع اخبار سیّد المرسلین و آثار سلف صالحین ہے۔ پھر اس کو ایسے مذاہب جن کا اصل اصول صرف رائے اور عقلی ڈھکوسلے ہیں کیا تعلّق ہو سکتا ہے۔

سرسیّد کا مذہب اسلامی دنیا کو معلوم ہے کہ عقلی تاویلات۔ اور ملاحدہ یورپ کے خیالات تھے۔ چند روز انہوں نے اہل حدیث کہلایا۔ تو صرف اس مجبوری اور مصلحت کی وجہ سے کہلایا تھا۔ کہ ڈاکٹر ہنٹر جیسے متعصب و بیخبر انگریزوں نے اہل حدیث ہندوستان کو وہابی ٹھہرا کر گورنمنٹ کا باغی قرار دیا تھا۔ سرسیّد نے قومی حمیّت کے جوش میں آکر